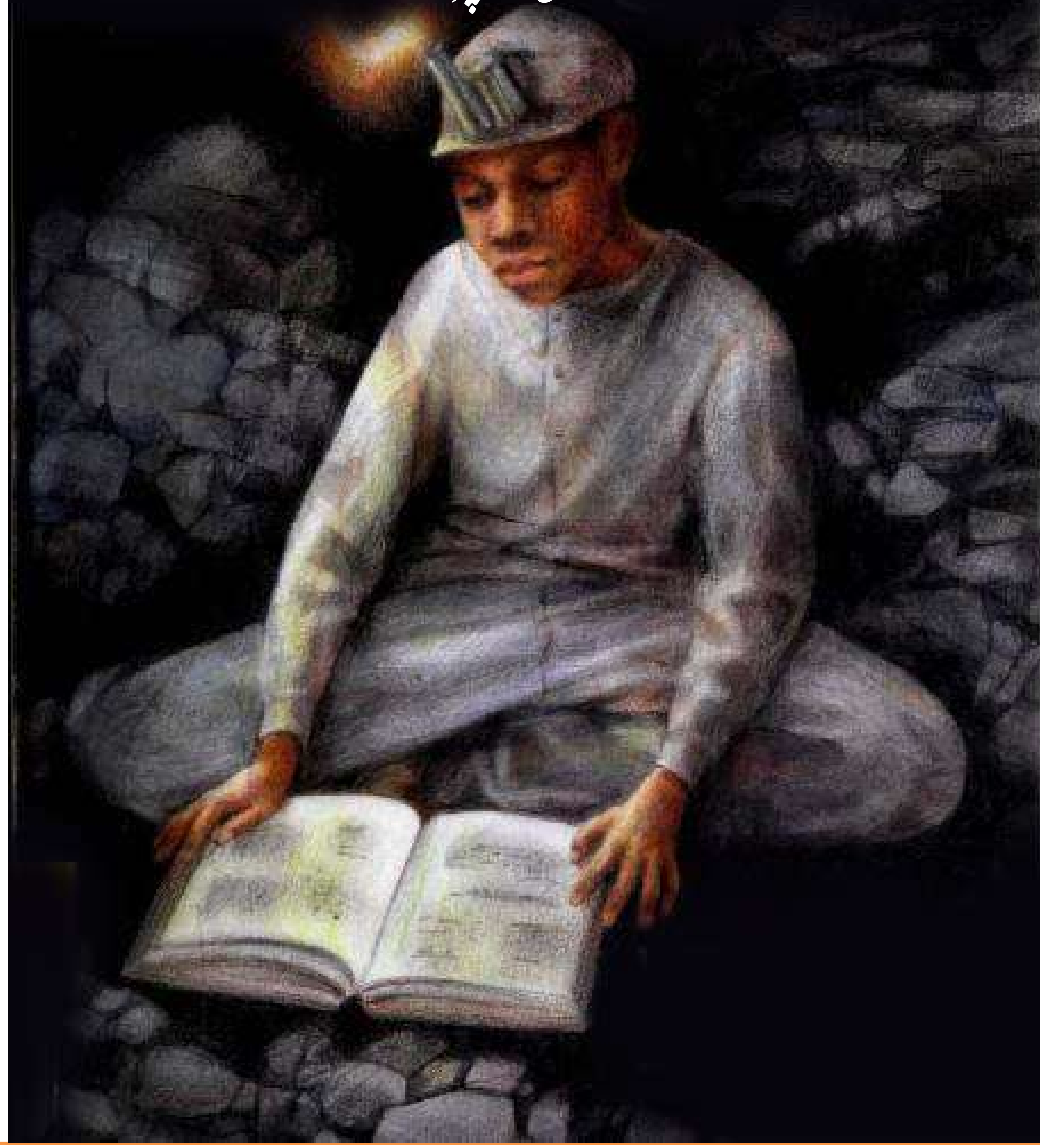
بکرٹی واشنگٹن

تھامس ہیمپر

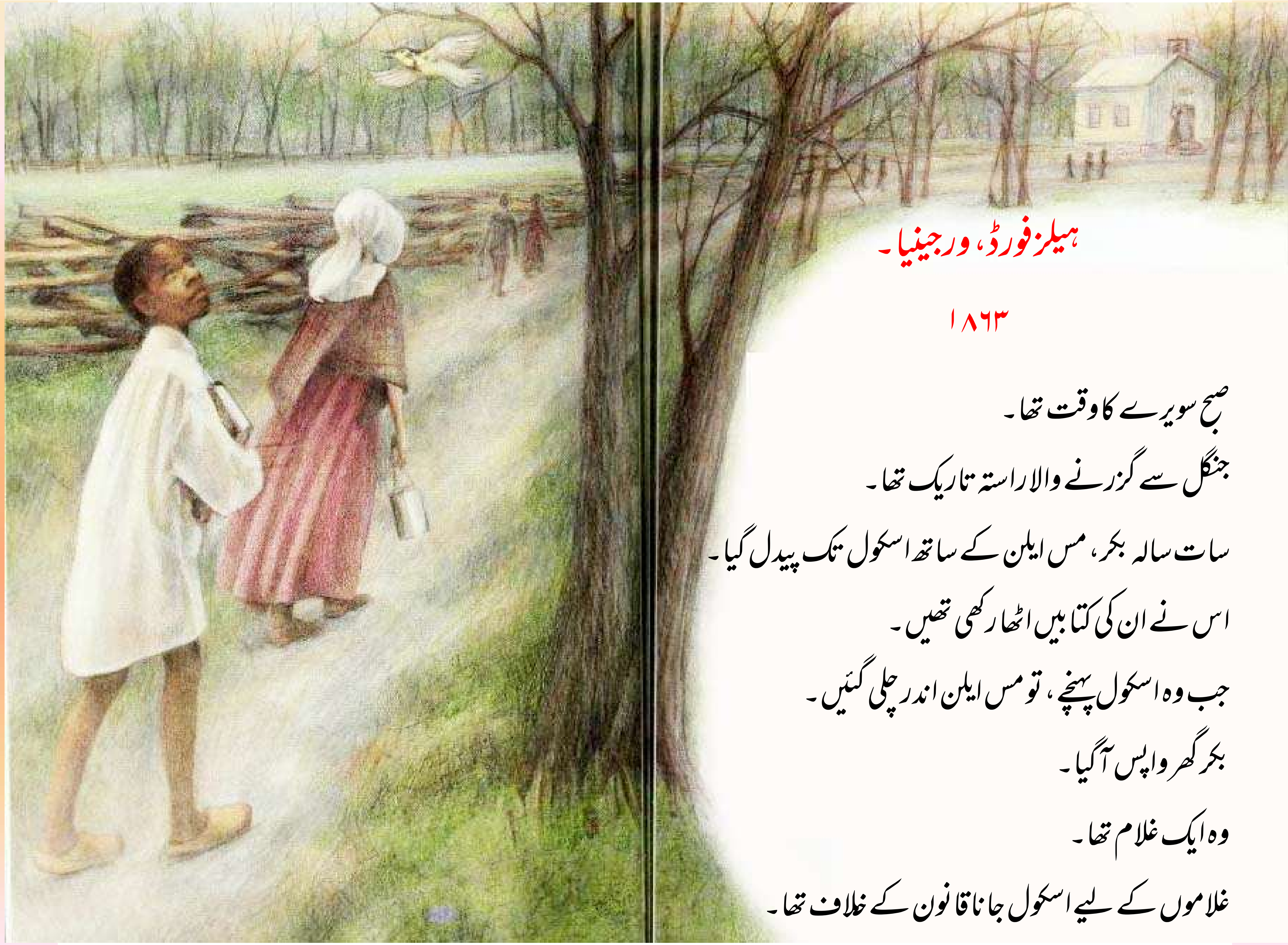




بکرٹی واشنگٹن

تھامس ہیمپر

ترجمہ : ابوابو زوہان،بحرین



ہیلزفورڈ، ورجینیا۔

۱۸۶۳

صبح سویرے کا وقت تھا۔

جنگل سے گزرنے والا راستہ تاریک تھا۔

سات سالہ بکر، مس ایلن کے ساتھ اسکول تک پیدل گیا۔

اس نے ان کی کتابیں اٹھا رکھی تھیں۔

جب وہ اسکول پہنچے، تو مس ایلن اندر چلی گئیں۔

بکر گھر واپس آگیا۔

وہ ایک غلام تھا۔

غلاموں کے لیے اسکول جانا قانون کے خلاف تھا۔

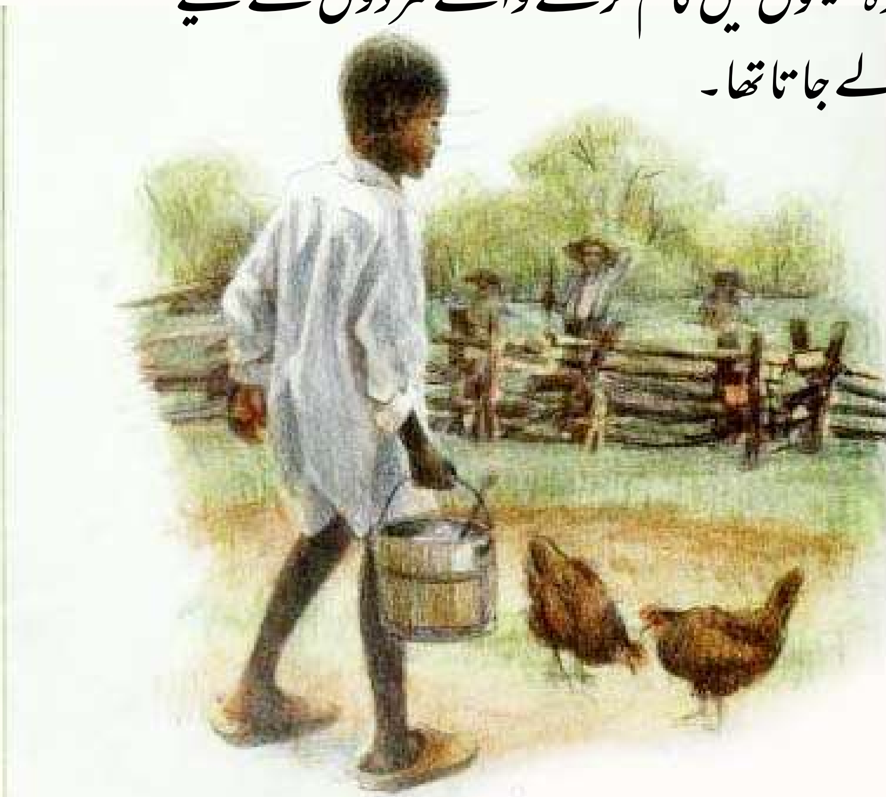
بکر ورجینیا کے ایک فارم پر رہتا تھا۔

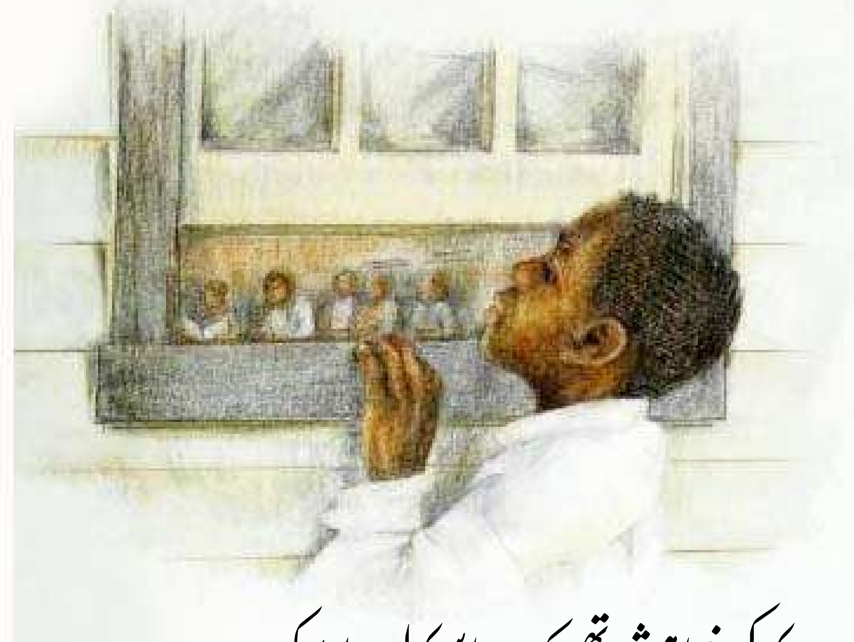
ایک غلام کی حیثیت سے، اسے وہ کرنا پڑتا تھا جو اس کا مالک چاہتا تھا۔

مس ایلن مالک کی بیٹی تھیں۔

کبھی کبھی بکر ان کی کتابیں اٹھاتا تھا۔

اکثر وہ کھیتوں میں کام کرنے والے مردوں کے لیے پانی لے جاتا تھا۔





بکر کی خواہش تھی کہ وہ اسکول جا سکے۔

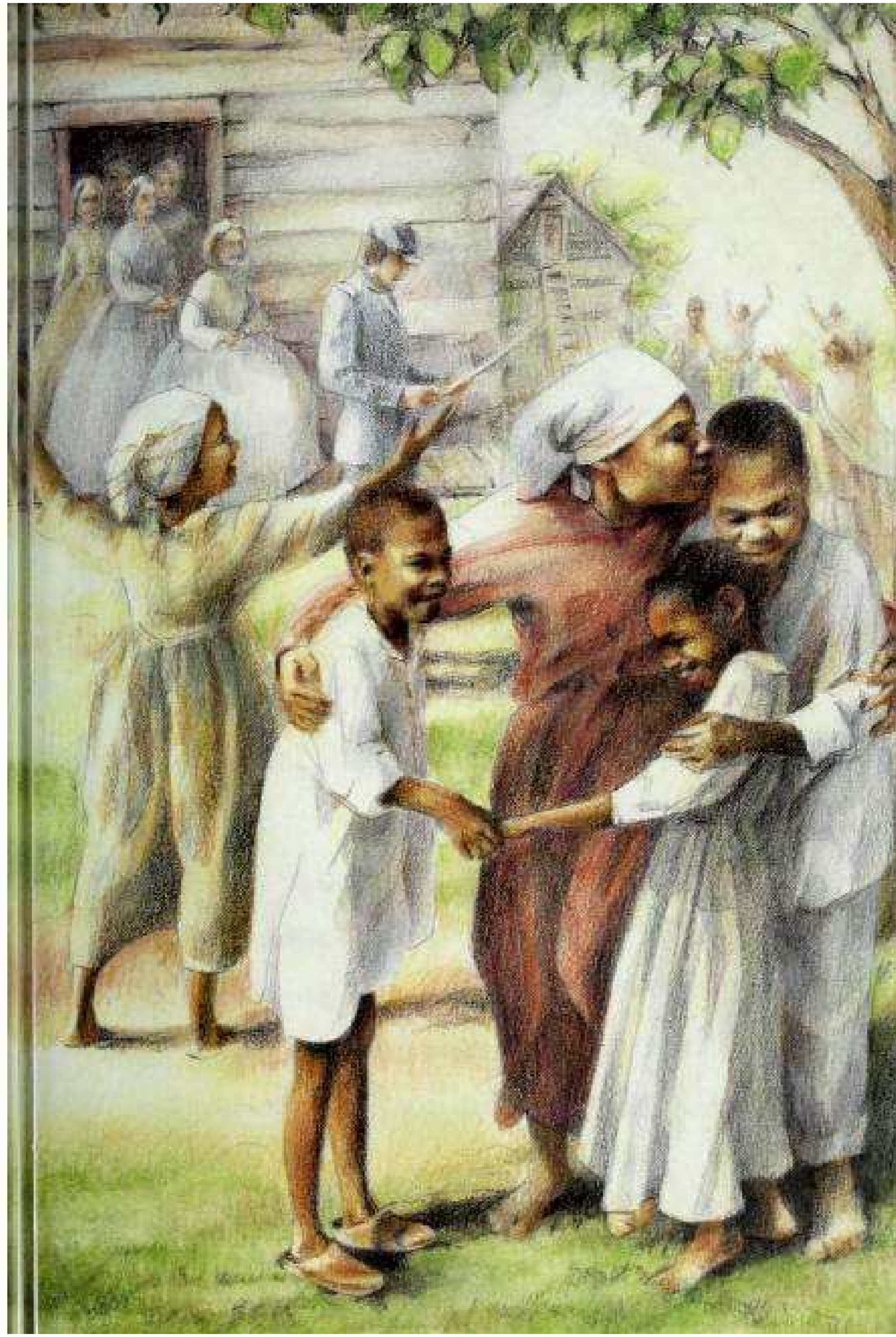
اس نے اسکول میں سفید فام لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھا تھا۔

وہ ایک ڈیسک پر بیٹھنا اور کتاب کے اوپر جھک کر اسے پڑھنا چاہتا تھا۔

وہ کسی سوال کا جواب تلاش کرنا اور پوری کلاس کو بتانا چاہتا تھا۔

وہ کسی سائن بورڈ یا اخبار کو دیکھنا چاہتا تھا اور لوگوں کو بتانا چاہتا تھا کہ ان سیاہ حروف میں کیا لکھا ہے۔

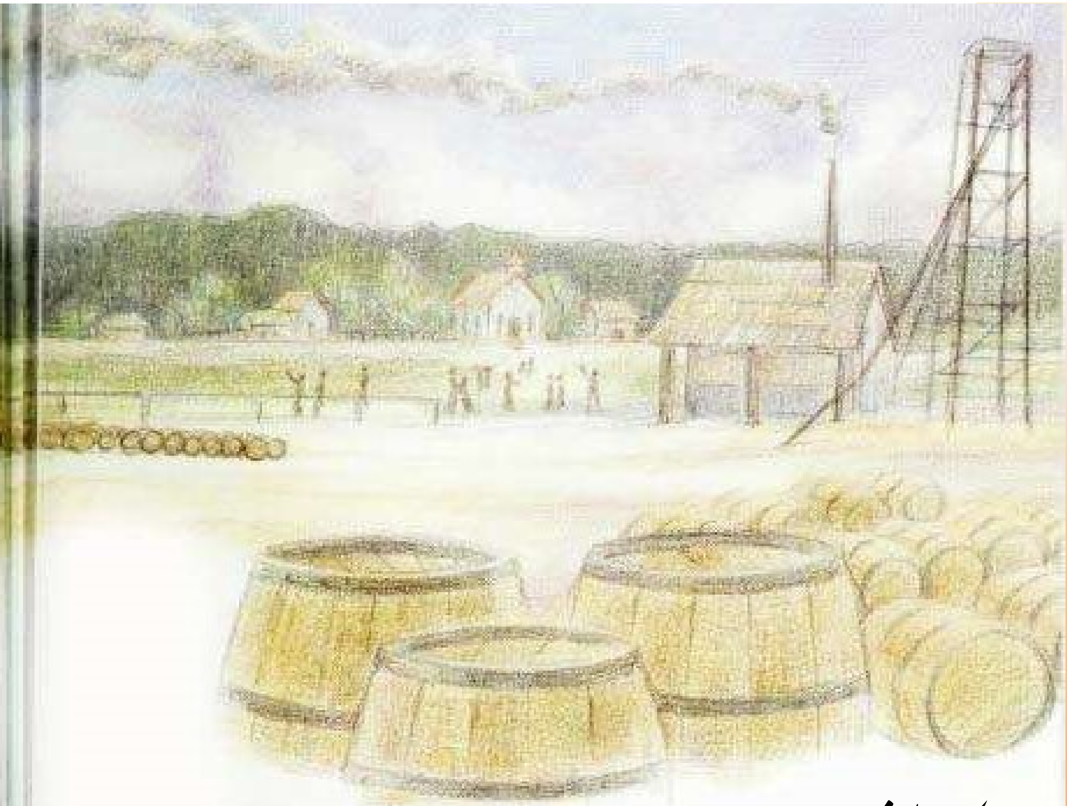
جب بکر نو سال کا ہوا، تو ایک آدمی فارم پر آیا۔
غلاموں کو اس کی بات سننے کے لیے بلایا گیا۔
بکر اپنی ماں، بھائی اور بہن کے ساتھ کھڑا تھا۔
اس آدمی نے کہا کہ خانہ جنگی (CivilWar) ختم ہو گئی ہے۔
غلام اب آزاد تھے۔
لوگوں نے خوشی سے چلانا شروع کر دیا۔
بکر کی ماں نے جھک کر اپنے بچوں کو بوسہ دیا۔
انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس دن کے لیے دعا کی تھی۔
بکر کا خاندان جلد ہی فارم چھوڑ کر ویسٹ ورجینیا منتقل ہو گیا۔
وہ آزادی کی ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے تیار تھے۔





مالڈن، ویسٹ ورجینیا، 1865

بکر کے لیے آزادی کا ایک ہی مطلب تھا۔
اب وہ اسکول جا سکتا تھا۔
اس کے سوتیلے باپ کا خیال مختلف تھا۔
خاندان غریب تھا، اور انہیں پیسوں کی ضرورت تھی۔
بکر کا سوتیلا باپ بکر اور اس کے بھائی کو نمک کی کان میں کام کرنے کے لیے لے گیا۔
وہ بیلچوں سے نمک کو بیرل (لکڑی کے ڈرموں) میں بھرتے تھے۔
پھر وہ اسے کوٹ کر نیچے دباتے تھے۔



کام سخت اور بھاری تھا۔

وہ صبح چار بجے شروع کرتے تھے، اور اندھیرا ہونے کے بعد تک کام کرتے تھے۔

سب سے تکلیف دہ بات وہ تھی جو بکر دیکھ سکتا تھا۔

جہاں وہ کام کرتا تھا، وہاں سے اسے لڑکے اور لڑکیاں اسکول جاتے ہوئے نظر آتے تھے۔

بکر کی خواہش تھی کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہوتا۔

جب بکر کی عمر تقریباً بارہ سال تھی، وہ کوئلے کی ایک کان میں کام کرنے گیا۔
وہ زیرِ زمین سرنگوں میں کوئلہ کھودتا تھا۔
کان اندھیری اور خوفناک تھی۔
کسی بھی لمحے، یہ بیٹھ سکتی تھی (گر سکتی تھی) یا اس میں دھماکہ بھی ہو سکتا تھا۔
بکر اکثر اپنے ساتھ کان میں ایک کتاب لے جاتا تھا۔
جب بھی اسے موقع ملتا، وہ کتاب کا مطالعہ کرتا۔





بکر نے خود کو پڑھانے کا فیصلہ کیا۔
اس نے ایک کتاب سے حروفِ تہجی سیکھے۔
جلد ہی اس کی ماں نے اسکول کے استاد سے بات کی۔
استاد کام کے بعد، رات کے وقت بکر کی مدد کرنے پر راضی ہو گیا۔
بکر نے سخت محنت کی اور تیزی سے سیکھا۔
لیکن وہ اب بھی دوسرے بچوں کے ساتھ ایک باقاعدہ اسکول جانا چاہتا تھا۔

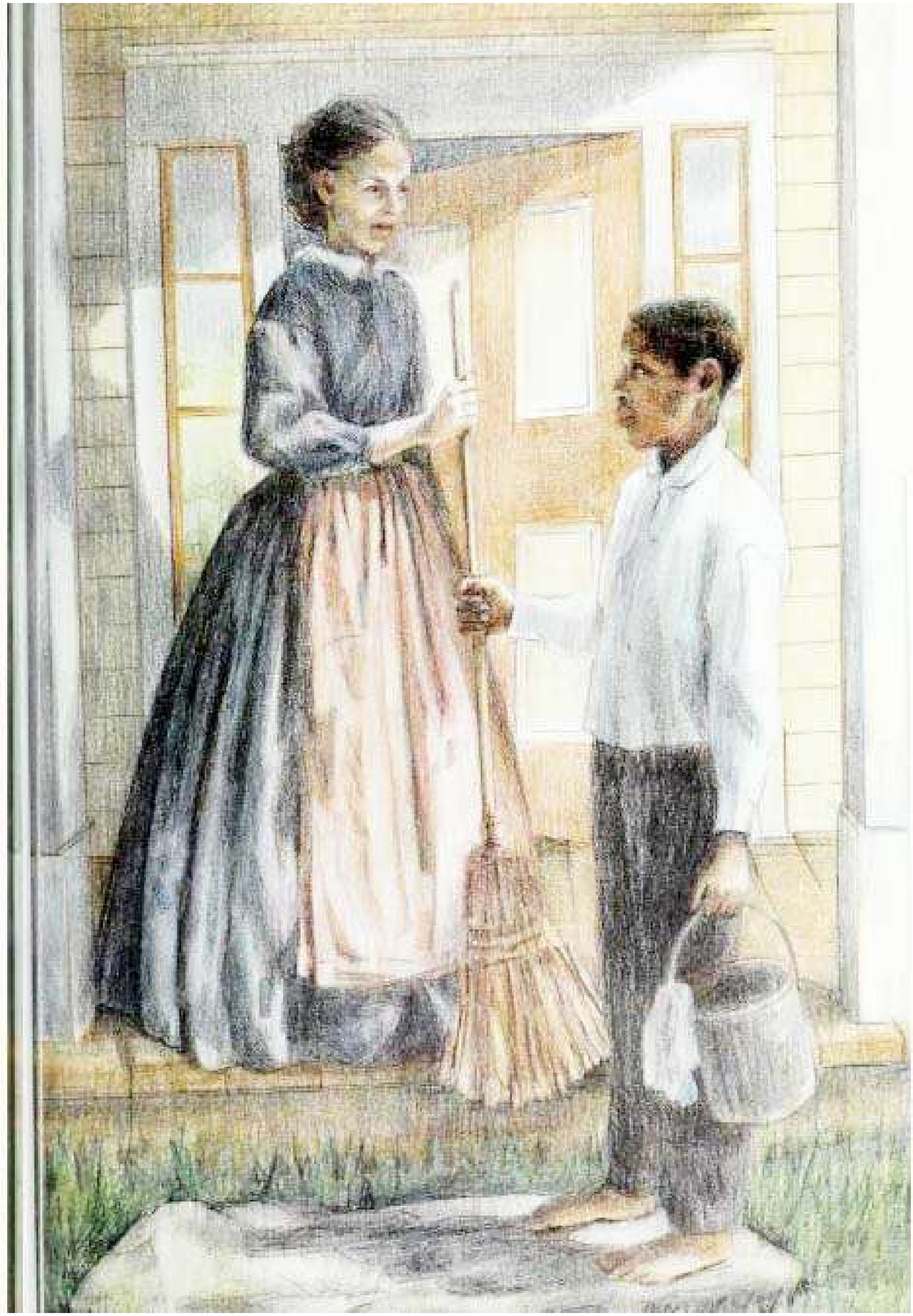


ایک دن تاریک کان میں، بکر نے دو آدمیوں کو باتیں
کرتے سنا۔
وہ افریقی امریکیوں کے لیے ایک نئے اسکول کے
بارے میں بات کر رہے تھے۔
اس کا نام ہیمپٹن انسٹی ٹیوٹ تھا۔
لڑکے وہاں جا سکتے تھے، چاہے ان کے پاس پیسے نہ
ہوں۔
وہ اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے اسکول
میں کام کر سکتے تھے۔ کر سکتا تھا۔



آدمی دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے،
لیکن ان کے الفاظ بکر کے دل میں گونج رہے تھے۔
وہ نہیں جانتا تھا کہ ہیمپٹن کہاں ہے،
یا وہاں کیسے پہنچنا ہے۔
وہ صرف یہ جانتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح
وہ اس اسکول ضرور جائے گا۔

بکر نے اپنے والدین سے پوچھا کہ کیا وہ ہیمپٹن جا سکتا ہے،
لیکن انہوں نے منع کر دیا۔
انہیں اب بھی ان پیسوں کی ضرورت تھی جو وہ کماتا تھا۔
چنانچہ بکر کان میں کام کرتا رہا اور رات کو پڑھائی کرتا رہا۔
کچھ ماہ بعد، بکر کو ایک ملازمت کے بارے میں معلوم ہوا۔
مسز وائولا رفنر (Mrs.ViolaRuffner) کو ایک
ملازم کی ضرورت تھی۔
بکر نے سن رکھا تھا کہ وہ بہت سخت مزاج ہیں، لیکن وہ
کان سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔
چنانچہ اس نے وہ نوکری کر لی۔



مسز رفنر اتنی ہی سخت نکلیں جتنا لوگوں نے کہا تھا۔

جب بکر فرش پر جھاڑو لگاتا، تو وہ کہتیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔

اس نے کونوں میں کچھ گندگی چھوڑ دی تھی۔

جب بکر لان (گھاس والے میدان) کی صفائی کرتا، تو وہ کہتیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔

وہ اسے دکھاتیں کہ کہاں اس نے پتوں کی باریک لکیریں چھوڑ دی تھیں۔





ایک دن مسز رفنر نے بکر کو باغ سے فالتو گھاس پھونس (weed) نکالنے کو کہا۔

شروع میں، اس نے تیزی سے کام کیا۔

اس نے یہاں سے ایک ڈینڈیلین (پیلے پھول والی جڑی بوٹی) اکھاڑی اور وہاں سے تھوڑی گھاس۔

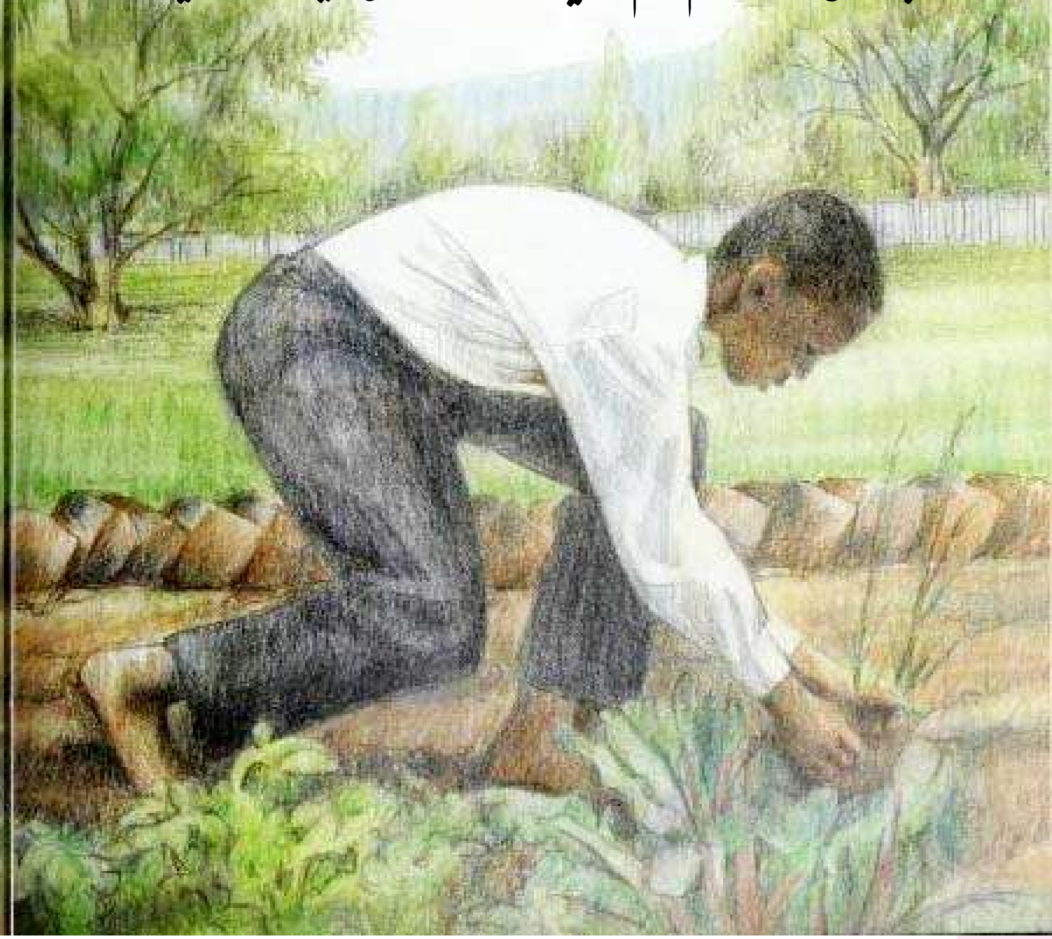
جب اس نے کام ختم کرلیا، تو وہ تھوڑی دیر کے لیے رکا۔

ایک دن مسز رفنر نے بکر کو باغ سے فالتو گھاس پھونس نکالنے کو کہا۔

شروع میں، اس نے تیزی سے کام کیا۔

اس نے یہاں سے ایک ڈینڈیلین اکھاڑی اور وہاں سے تھوڑی گھاس۔

جب اس نے کام ختم کر لیا، تو وہ تھوڑی دیر کے لیے رکا۔



مسز رفنر اتنی ہی سخت نکلیں جتنا لوگوں نے کہا تھا۔

جب بکر فرش پر جھاڑو لگاتا، تو وہ کہتیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔

اس نے کونوں میں کچھ گندگی چھوڑ دی تھی۔

جب بکر لان (گھاس والے میدان) کی صفائی کرتا، تو وہ کہتیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔

وہ اسے دکھاتیں کہ کہاں اس نے پتوں کی باریک لکیریں چھوڑ دی تھیں۔



بکر مسز رفنر کو دکھانے کے لیے بمشکل ہی انتظار کر سکتا تھا۔

لیکن پہلے، اس نے احتیاط سے ایک بار پھر پورے باغ کا معائنہ کیا۔

یہ بالکل مکمل اور بہترین لگ رہا تھا۔

جب مسز رفنر نے باغ دیکھا، تو ایک عجیب بات ہوئی۔

وہ سخت مزاج مسز رفنر اب نہیں رہی تھیں۔

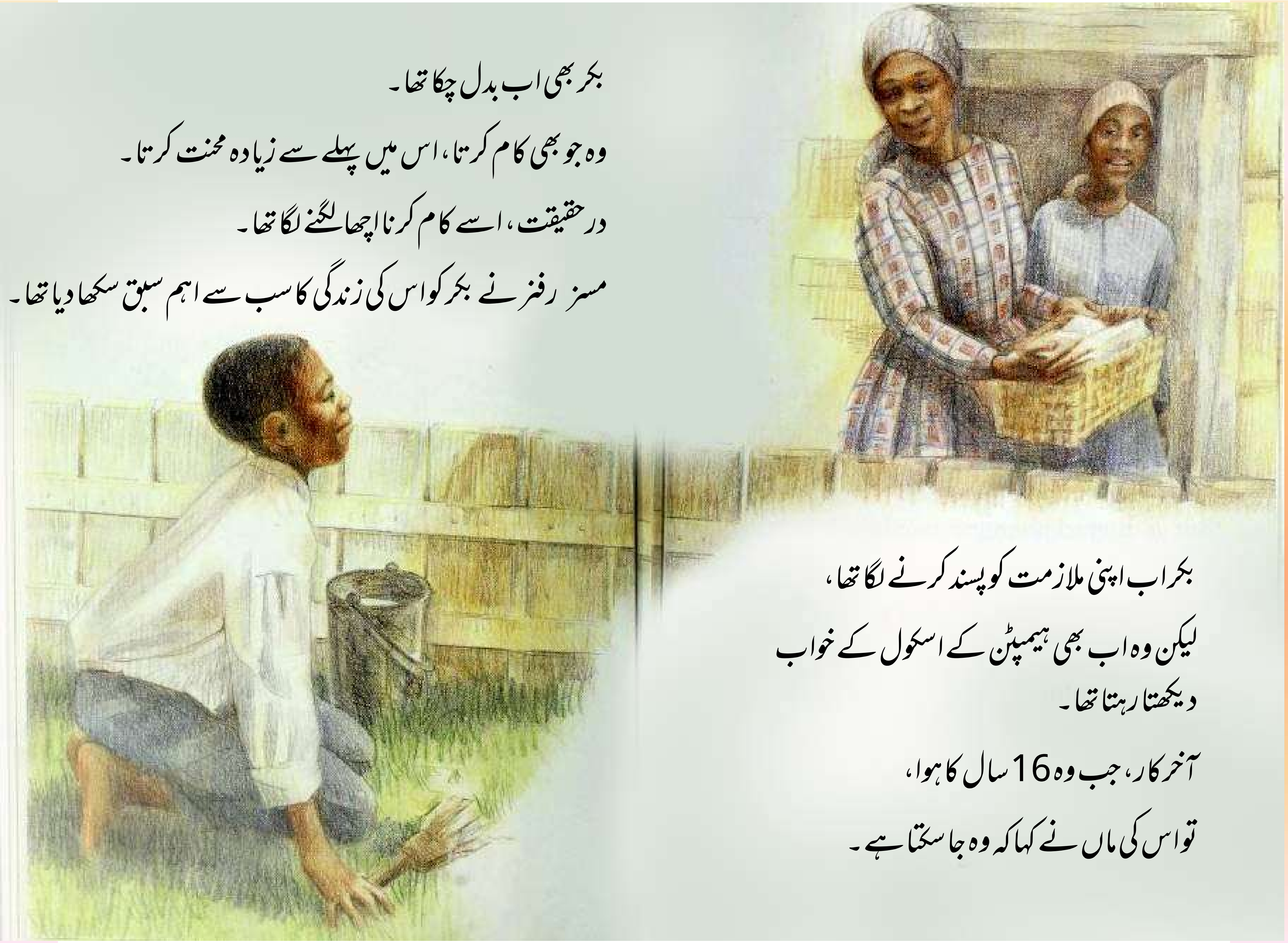
تب سے، وہ دوستانہ اور مہربان ہو گئیں۔

انہوں نے بکر کے کام کی تعریف کی۔

کبھی کبھی وہ اسے دوپہر کے وقت اسکول جانے کی اجازت بھی دے دیتی تھیں،

اگر وہ اپنا کام صبح کے وقت ختم کر لیتا۔





بکر بھی اب بدل چکا تھا۔

وہ جو بھی کام کرتا، اس میں پہلے سے زیادہ محنت کرتا۔

درحقیقت، اسے کام کرنا اچھا لگنے لگا تھا۔

مسز رفنر نے بکر کو اس کی زندگی کا سب سے اہم سبق سکھا دیا تھا۔

بکر اب اپنی ملازمت کو پسند کرنے لگا تھا،
لیکن وہ اب بھی ہیمپٹن کے اسکول کے خواب
دیکھتا رہتا تھا۔

آخر کار، جب وہ 16 سال کا ہوا،
تو اس کی ماں نے کہا کہ وہ جا سکتا ہے۔



لیکن ہیمپٹن پہنچنا اتنا آسان نہ تھا۔

سب سے پہلے، بکر کو کپڑوں اور سفر کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی۔

اس نے تھوڑے سے پیسے جمع کر رکھے تھے۔

اس کے بھائی نے اسے کچھ اور پیسے دیے۔

پھر پورے قصبے کے لوگوں نے اسے پیسے دینا شروع کر دیے۔



وہ سب اس کی مدد کرنا چاہتے تھے، حالانکہ وہ خود بھی غریب تھے۔

ان میں سے زیادہ تر لوگ غلام رہ چکے تھے۔

انہیں کبھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

وہ اس بات پر فخر محسوس کر رہے تھے کہ ان کا اپنا کوئی فرد (تعلیم حاصل کرنے کے لیے) اسکول جا رہا ہے۔



خزاں 1872

جب بکر کی روانگی کا دن آیا، تو وہ بہت پرجوش اور فخر محسوس کر رہا تھا۔

وہ اکیلا اسکول نہیں جا رہا تھا۔

وہ اپنے لوگوں کی امیدیں اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔

بکر اداس بھی تھا۔

اس کی ماں بیمار تھی، اور اسے ڈر تھا کہ وہ اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھ پائے گا۔

ہیمپٹن وہاں سے 500 میل دور ورجینیا میں تھا۔

پہلے، بکر نے ٹرین کا سفر کیا۔

پھر وہ ایک اسٹیج کوچ (گھوڑا گاڑی) میں سوار ہوا۔

لیکن اس کے پاس زیادہ پیسے نہیں تھے۔

چنانچہ اس نے پیدل چلنا شروع کر دیا۔



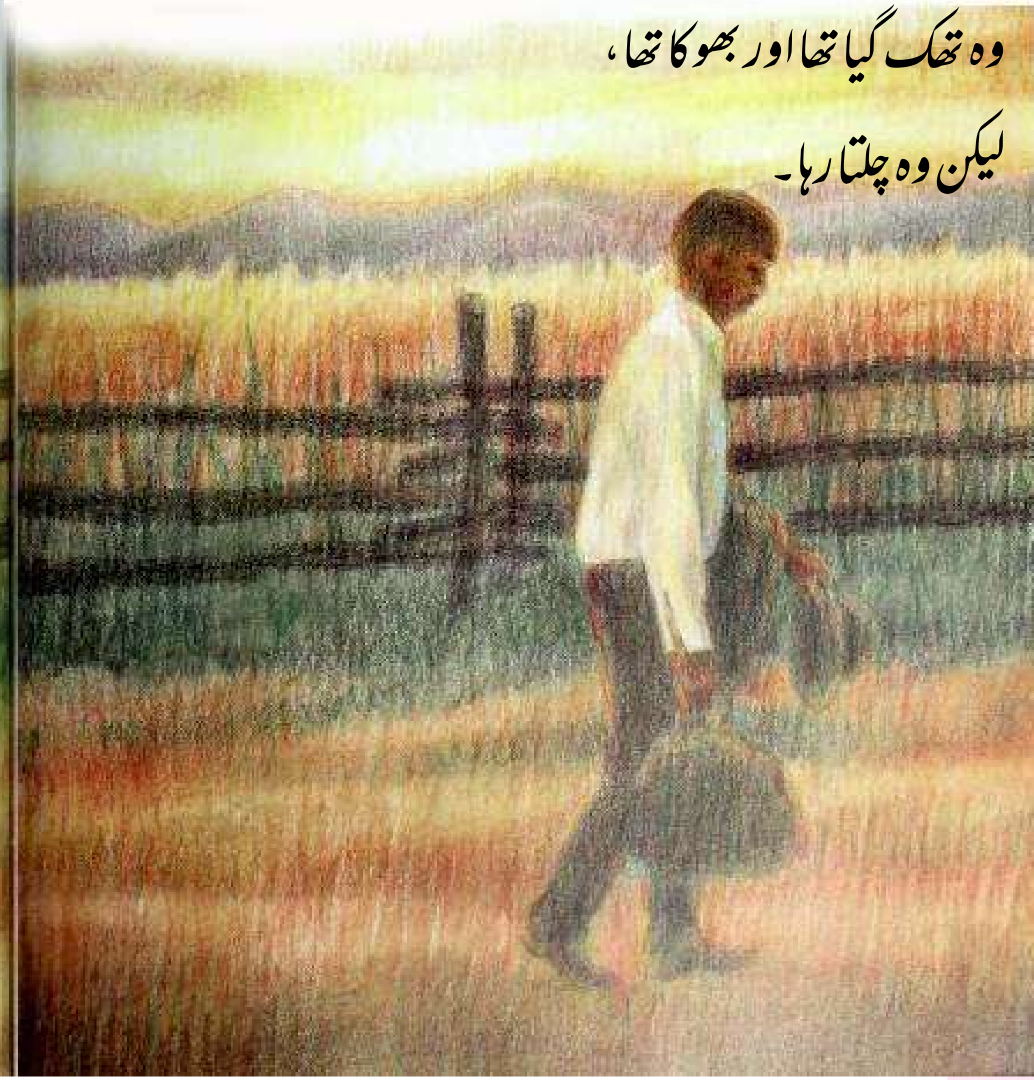
وہ دن بدن سفر کرتا رہا۔

کبھی کبھی اسے گزرتی ہوئی مال گاڑیوں (ویگنز) میں لفٹ مل جاتی۔

رات کے وقت، وہ سڑک کے کنارے کھیتوں میں سو جاتا۔

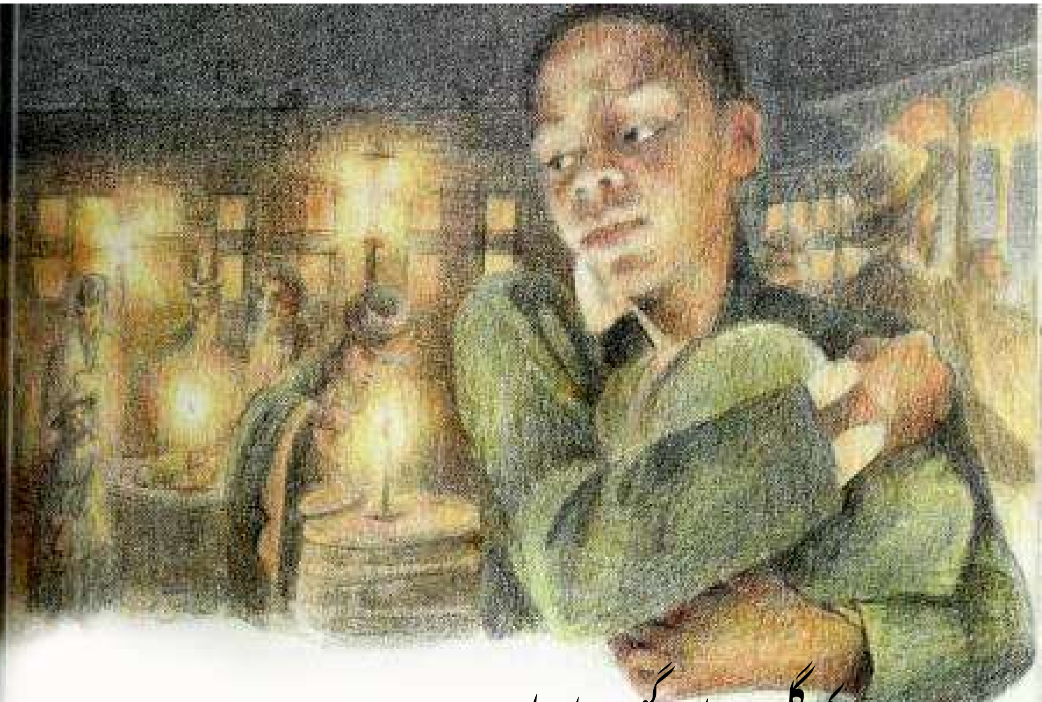
وہ تھک گیا تھا اور بھوکا تھا،

لیکن وہ چلتا رہا۔





بکر نے دو ہفتوں سے زیادہ سفر کیا۔
ایک رات گئے، وہ رچمنڈ (Richmond) شہر پہنچا۔
وہ ہیمپٹن سے صرف 80 میل دور تھا۔
اسے رہنے کے لیے کسی جگہ کی ضرورت تھی،
لیکن اس کے تمام پیسے ختم ہو چکے تھے۔
اس نے کمرے کے کرائے کے بدلے کام کرنے کی پیشکش کی۔ سب نے اسے وہاں سے بھگا دیا۔



بکر گلیوں میں گھومتا رہا۔
اس نے پہلے کبھی کوئی شہر نہیں دیکھا تھا۔
سب کچھ عجیب لگ رہا تھا۔
لوگ اپنے حلیے اور بات چیت میں اس کے علاقے کے لوگوں سے مختلف لگ رہے تھے۔
اس نے ان دوستوں کے بارے میں سوچا جنھوں نے اس سے امیدیں وابستہ کی تھیں۔
اب وہ فخر محسوس نہیں کر رہا تھا۔
وہ خوفزدہ تھا اور خود کو اکیلا محسوس کر رہا تھا۔

بوکر چلتا رہا۔

وہ اتنا تھک گیا تھا کہ بمشکل ایک اور قدم اٹھا سکتا تھا۔

پھر، عین سامنے، اسے فٹ پاتھ کے تختوں کے نیچے ایک جگہ نظر آئی۔

جب کوئی نہیں دیکھ رہا تھا، وہ نیچے کھسک گیا۔

وہ ایک کیٹرپلر (سنڈی) کی طرح سمٹ کر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کی۔



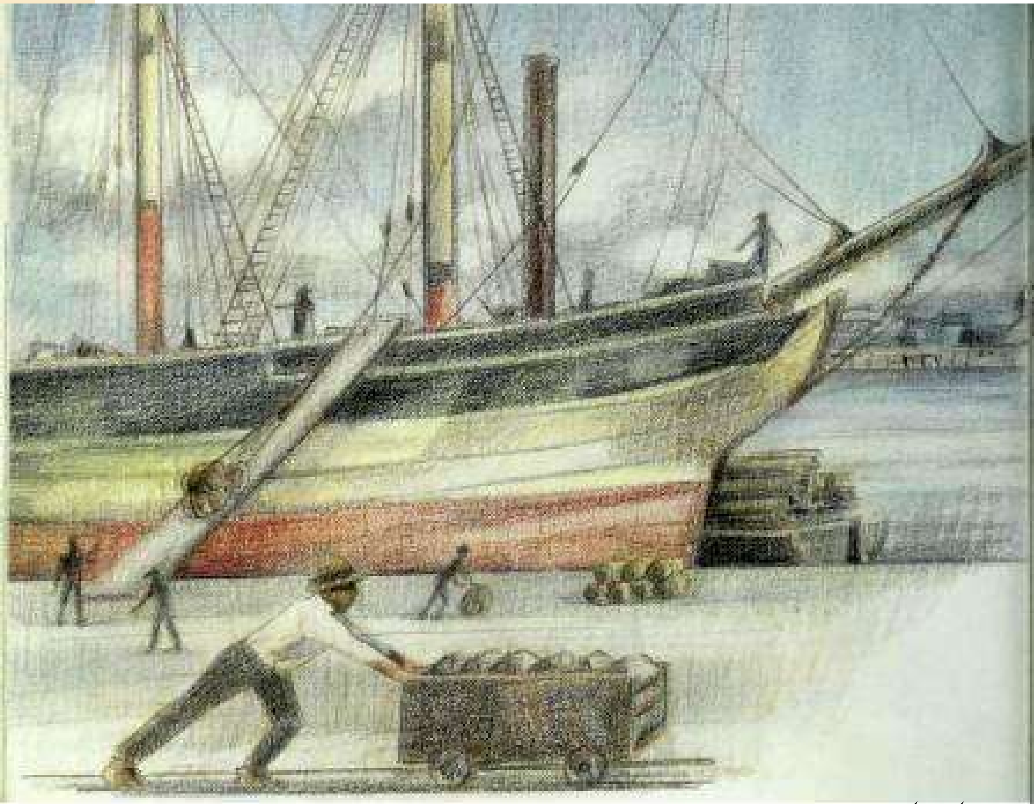


قدموں کی آوازیں پوری رات اس کے اوپر گونجتی رہیں۔

بوکر سوچنے لگا کہ کس نے رات کو اتنا طویل کر دیا ہے۔

آخر کار کالا آسمان روشن ہونے لگا۔

بوکر اٹھ کھڑا ہوا۔



بوکر کو کھانے پینے اور ہیمپٹن (Hampton) کے اپنے باقی سفر کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی۔

وہ نیچے دریا کی طرف چلا گیا۔

وہاں اسے ایک بحری جہاز سے سامان اتارنے میں مدد کرنے کی ملازمت مل گئی۔

کام مشکل تھا، لیکن بوکر نے خود کو توانا محسوس کیا۔

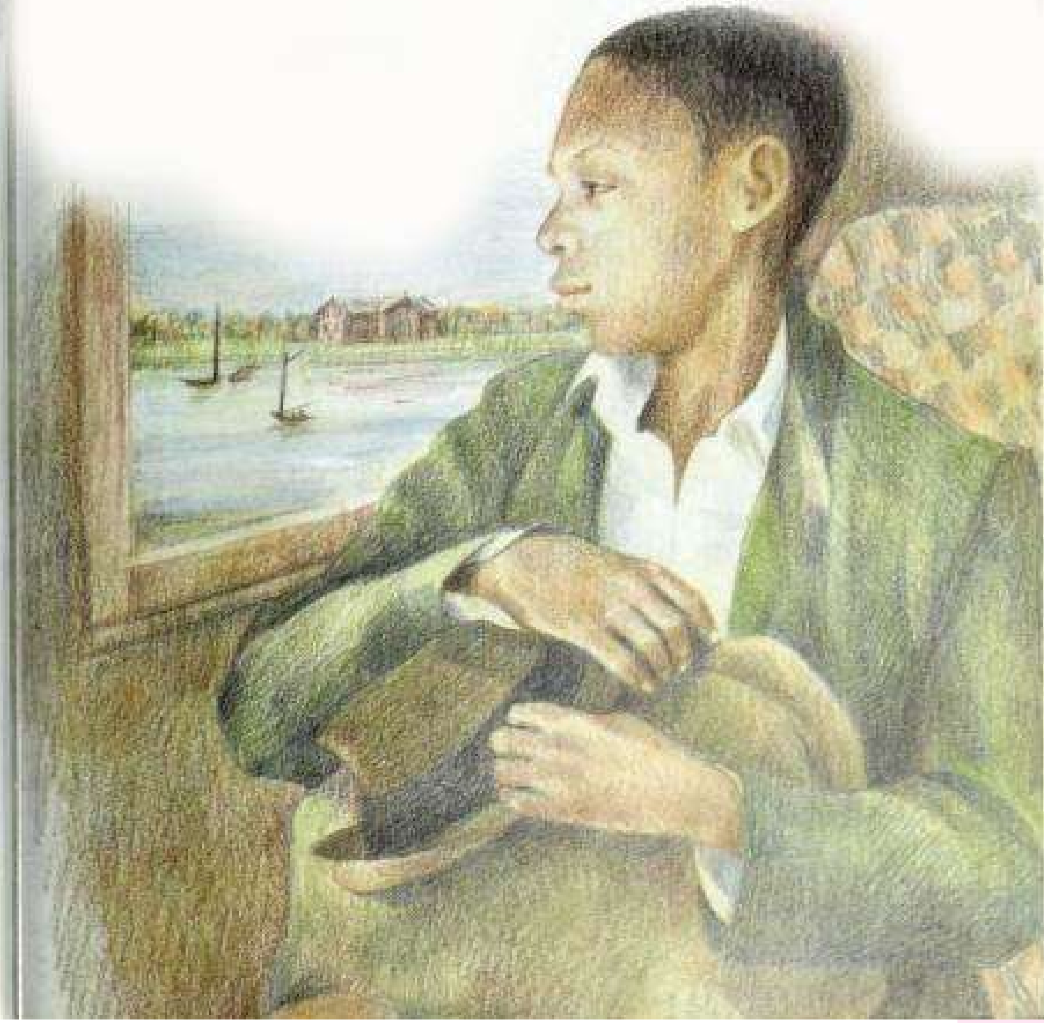
اس نے اپنے آپ سے کہا، "جلد ہی میں ہیمپٹن میں ہوں گا۔"

اس نے کئی دنوں تک جہاز پر کام کیا۔

پیسے بچانے کے لیے وہ ہر رات فٹ پاتھ کے نیچے سوتا تھا۔

آخرکار، اس کے پاس کافی (رقم) جمع ہو گئی۔

بوکر نے ہیمپٹن کے بقیہ راستے کے لیے سٹیج کوچ (گھوڑا گاڑی) لی۔





جب وہ ہیمپٹن پہنچا،
بوکر نے جلدی سے اسکول تلاش کرلیا۔
اس نے سرخ اینٹوں کی بنی عمارت کواوپر دیکھا۔
یہ اسے دنیا کی خوبصورت ترین عمارت معلوم ہوتی تھی۔



لیکن بوکر کی مشکلات ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں۔
اسے ہیڈ ٹیچر سے اسکول میں داخلہ دینے کی درخواست کرنی تھی۔
بوکر جانتا تھا کہ وہ کتنا گندہ اور بکھرا ہوا لگ رہا ہے۔
اس نے 500 میل کا سفر طے کیا تھا۔
اس نے ہفتوں سے نہ تو غسل کیا تھا اور نہ ہی اپنے کپڑے بدلے تھے۔

بوکر نے ہیڈ ٹیچر کو تلاش کر لیا۔

ان کا نام مس میکی (MissMackie) تھی۔

انہوں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور ماتھے پر بل ڈال لیے (ناگواری کا اظہار کیا)۔

انہوں نے اسے انتظار کرنے کا کہا۔ گھنٹوں گزر گئے۔

دوسرے لڑکے آئے اور انہیں داخلہ مل گیا۔ بوکر انتظار کرتا رہا۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔ گا۔





آخر کار، مس میکی نے اسے ایک جھاڑو تھمایا۔

انہوں نے اسے اگلے کمرہ جماعت (کلاس روم) میں جھاڑو دینے کو کہا۔

بوکر اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا،

جھاڑو لیا، اور تیزی سے چلا گیا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ جھاڑو دینے میں ماہر ہے۔

مسز رفنر (Mrs. Ruffner) کے ہاں کام کرنے کے بعد، وہ اس کام میں ماہر ہو چکا تھا۔

وہ تیزی سے کمرہ جماعت کی طرف چل دیں، اور بوکر بالکل ان
کے پیچھے تھا۔

مس میکی کمرے کے گرد گھومیں۔

دوپہر کی دھوپ میں، لکڑی کا کام چمک اٹھا تھا۔

میزیں دمک رہی تھیں۔

مس میکی دروازے پر رک گئیں۔ انہوں نے ایک رومال نکالا۔

پھر انہوں نے اسے دروازے کے فریم کے اوپری حصے پر پھیرا۔

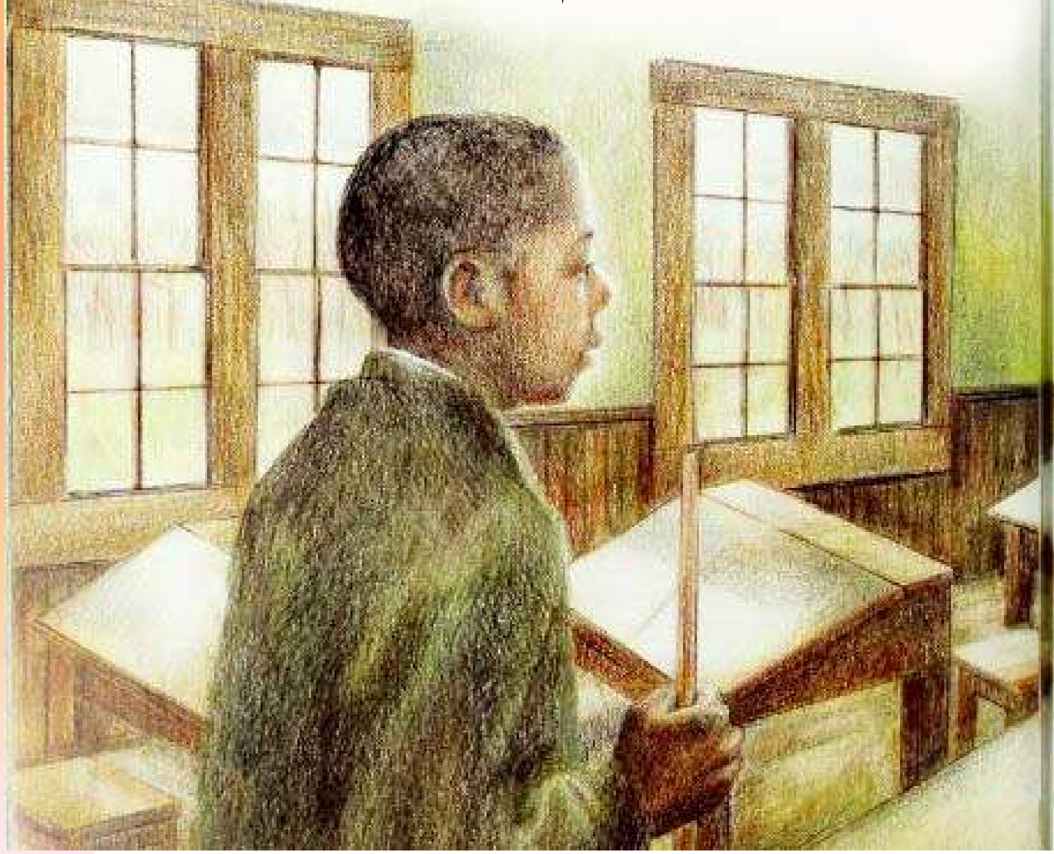


بوکر نے فرش پر تین بار جھاڑو دیا۔

اس نے اسے ایک ڈسٹر (صاف کرنے والے کپڑے)
پونچھا۔

پھر اس نے احتیاط سے تمام میزوں، لکڑی کے تمام کاموں،
اور کمرے کے ہر کونے کو جھاڑ کر صاف کیا۔

اس نے مس میکی کو ڈھونڈا
اور انہیں بتایا کہ اس کا کام مکمل ہوگیا ہے۔



انہوں نے رومال کی طرف دیکھا۔

اس پر دھول کا ایک ذرہ بھی نہیں تھا۔

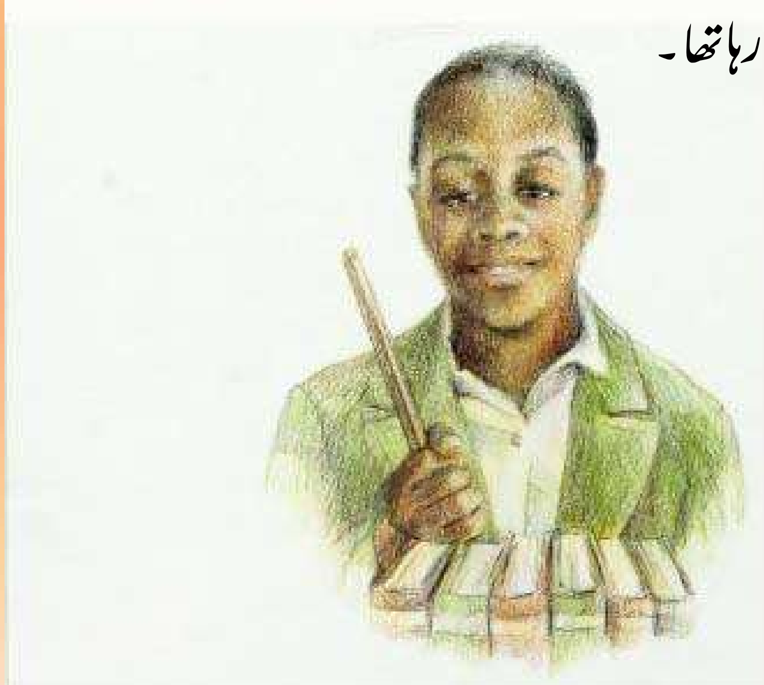
ان کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

انہوں نے کہا، "میرا خیال ہے کہ اس ادارے میں داخلے کے لیے تم ٹھیک رہو گے۔"

خوشی اور فخر سے بوکر کا چہرہ کھل اٹھا۔

آخر کار اس کا خواب سچ ہو گیا تھا۔

کل صبح، وہ اسکول جا رہا تھا۔





بکر ٹی۔ واشنگٹن نے تین سال تک ہیمپٹن اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ دوسرے افریقی نژاد امریکی بچوں کے لیے استاد بن گئے۔ دو سال تک اپنے آبائی شہر میں پڑھایا۔ اس کے بعد وہ ہیمپٹن اسکول میں پڑھانے کے لیے واپس آیا۔

1881 میں، وہ الاباما میں سیاہ فام بچوں کے اسکول کا پرنسپل مقرر ہوا۔ ان کی نگرانی میں، Tuskegee انسٹی ٹیوٹ امریکہ کے سب سے مشہور اسکولوں میں سے ایک بن گیا۔

Tuskegee کی کامیابی نے بکر کو سیاہ فام امریکیوں میں ایک مقبول رہنما بنا دیا۔ وہ ایک قابل خطیب تھے اور انہوں نے پورے امریکہ میں تقریریں کیں، تعلیم پر توجہ مرکوز کی اور سیاہ فام اور سفید فام لوگ ایک ساتھ کیسے رہ سکتے ہیں۔ بکر ٹی واشنگٹن کو ایک عظیم استاد اور رہنما کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

اہم تاریخیں۔

1856 - بکرٹی واشنگٹن ہیلز فورڈ میں پیدا ہوئے (اس کی صحیح تاریخ پیدائش نا معلوم ہے)۔

1865- اپنے خاندان کے ساتھ مالڈن، ویسٹ ورجینیا منتقل ہوئے۔

1872-1875- ہیمپٹن اسکول میں تعلیم حاصل کی۔

1875- ہیمپٹن نے اپنی تعلیم مکمل کی اور سکول پڑھانے کے لیے مالڈن آیا۔

1879- ہیمپٹن میں بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔

1881 - الاباما میں Tuskegee انسٹی ٹیوٹ کھولا۔

1882 - فینی اسمتھ سے شادی کی۔

1883 - بیٹی پورٹیا کی پیدائش۔

1884- فینی واشنگٹن مر گیا۔

1885 - اولیویا ڈیوڈسن سے شادی کی۔ بیٹے بکرٹی جونیئر کی پیدائش

1889 - بیٹے ارنسٹ کی پیدائش۔ اولیویا کی موت۔

1892-مارگریٹ مرے سے تیسری شادی۔

1895 - بکر کا مشہور اٹلانٹا سمجھوتہ تقریر

1900 - نیشنل نیگرو لیگ کی بنیاد رکھی۔

1901 - بکر نے اپنی سوانح عمری 'UpfromSlavery' شائع کی۔

1915 - بکر کا 13 نومبر کو ٹسکیجی، الاباما میں انتقال ہو گیا۔